

حلال جانوروں کے ”حرام“ ۱ |

استاذ (م شیخ الحدید علامہ، غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری حفظہ اللہ

ذبح کے وقت بہنے والا خون* لائق حرام ہے، اس کے علاوہ حلال جانور کے تمام ۱ | ۱۰۰٪ حلال ہیں۔ # کہ خفیوں، دیوبندیوں اور W یوں کے: دی۔ حلال جانور میں سات ۱۰۰٪ احرام ہیں؛ ابن عابین خفی لکھتے ہیں؛

المکروہ تحریمًا من الشاة سبع: الفرج، والخصیة، الغدة، والدم المسفوح، المرارة، والمثانة، والمذاکیر۔

”شاة (بکری، بھیڑ) میں یہ سات چیزیں (وہ تحریمی ہیں، فرج (بیٹ کی جگہ)، کپورے، غدود، ذبح کے وقت بہنے والا خون، پتہ مثانہ اور کالہ تاسل۔“

(العقود لابن عابدین: 5/1)

جناب رشید احمدؒ ہی دیوبندی لکھتے ہیں؛

”سات چیزیں حلال جانور کی کھانی ۱ ہیں: ذکر، فرج، مادہ، مثانہ، غدود، حرام مغز جو پشت کے مہرہ میں ہوتا ہے، خصیہ، پتہ یعنی مرارہ جو کلیجہ میں تلچنی کا ظرف ہے۔“

(تذکرۃ الرشید از عاشق الہی میرٹھی: 174/1)

جناب احمدؒ رخان نعیمی W صا # لکھتے ہیں؛

”حلال جانور کے بعض ۱۰۰٪ احرام ہیں، جیسے خون، پتہ، فرج، خصیہ وغیرہ۔“

(تفسیر نور العرفان: ص 548)

یہی *ت احمد رضا خان، W صا # نے کہی ہے۔

(فتاویٰ رضویہ: 234/20)

اب ان کے دلائل کا مختصر جائزہ پیش: مت ہے۔

دلیل ①:

سید* عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایہ ہے:

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يكره من الشاة سبعا: المرارة، المثانة، والحياء، والذكر، والأنثيين، والغدة، والدم.

”نبی اکرم ﷺ بکری (وغیرہ) میں سات چیزیں (وہ جا... تھے، ① پتہ ② مثانہ ③ کچھلی شرمگاہ ④ اگلی شرمگاہ ⑤ کپورے ⑥ غدود ⑦ خون (وقت ذبح بہتا ہوا)۔“

(المعجم الأوسط للطبرانی: 9480)

تبصرہ:

اس کی سند موضوع (من گھڑت) ہے، کیوں کہ:

① امام طبرانی کا استاذ یعقوب بن اسحاق بن ابی ایہیم واسطی ”متہم“ اور ”وضاع“ ہے۔

② اس کا مرزی راوی یحییٰ بن عبد الحمید حمانی جمہور محدثین کے زدیہ۔ ”ضعیف“ ہے، حافظ ابن ملقن

رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”ضعفه الجمهور. “اسے جمہور محدثین نے ضعیف قرار دیا ہے۔“

(البدر المنیر: 224/3)

③ عبد الرحمن بن زید بن اسلم بھی جمہور کے زدیہ۔ ”ضعیف“ اور ”متروک“ ہے، اس کے *برے

میں حافظ بنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں؛

والأكثر على تضعيفه. ”أكثره من ضعفه“ (مجمع الزوائد: 20/2)

دلیل ۲:

مجاہد بن جبرؒ بھی رحمہ اللہ فرماتے ہیں؛

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يكره من الشاة سبعا: الدم، والحياء، ولأنثيين، والذكر، والمثانة، والمرارة.

”رسول اللہ ﷺ بکری وغیرہ سے یہ سات اہل پسند کرتے:

① بوقت ذبح بننے والا خون ② شرمگاہ ③ خصیتیں ④ غدود ⑤ اگلی شرمگاہ ⑥ مثانہ ⑦ پتہ

(مصنّف عبد الرزاق: 4/55، ح: 8771، السنن الكبرى للبيهقي: 7/10)

تبصرہ:

یہ روایہ مندرجہ ذیل علتوں کی وجہ سے ضعیف و مردود ہے؛

① یہ مرسل ہے، مجاہدؒ بھی ڈالے، انبی ﷺ سے روایہ کر رہے ہیں۔

② اس کا راوی واصل بن ابی جمیل ”ضعیف“ ہے۔

اس کے رے میں امام یحییٰ بن معینؒ فرماتے ہیں:

لا شيء ”یہ حدیث میں کچھ بھی نہیں“

(الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: 30/9، وسنده صحيح)

③ امام دارقطنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں؛

ضعيف (سنن الدار قطني: 16/3)

نیز اسے امام ابن شاہین رحمۃ اللہ علیہ (الضعفا: ۶۶۶) اور حافظ ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ضعفا میں ذکر کیا ہے۔
 امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ الثقات (۵۵۹/۷) کے علاوہ کسی نے ثقہ نہیں کہا، لہذا یہ سند ”ضعیف“ ہے، حافظ ابن
 قطان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

واصل لم تثبت عدالته ”واصل کی عدا رحمۃ اللہ علیہ نہیں“

(فیض القدير للمناوي: 100/2)

مجاہد اس روایت کو سید رحمۃ اللہ علیہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے موصول بھی بیان کرتے ہیں۔

(الکامل لابن عدي: 12/5، السنن الكبرى للبيهقي: 7/10)

لیکن یہ روایت بھی موضوع (من گھڑت) ہے، کیوں کہ اس کا راوی عمر بن موسیٰ و رحمۃ اللہ علیہ تفاق ائمہ
 محدثین ”ضعیف“، ”G الحدیث“ اور ”متروک الحدیث“ ہے۔
 امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ اس راوی کو ”ضعیف“ قرار دے کر لکھتے ہیں:
 ولا یصح وصله ”اس کا موصول ہو در رحمۃ اللہ علیہ نہیں“

(السنن الكبرى للبيهقي: 8/10)

یہ تھی ان کی کل کائنات جس کا حشر آپ نے 5 حظہ فرمایا رحمۃ اللہ علیہ ہوا کہ حلال جانور میں سوائے دم مسفوح
 (وقت ذبح بہتے ہوئے خون) کے کوئی چیز حرام نہیں ہے، ساتھ ۱۰ کو حرام کہنے والوں کا قول رحمۃ اللہ علیہ طل و عاقل اور
 فاسد و کاسد ہے، کیوں کہ ان کی حرمت پا کوئی دلیل نہیں۔

فائدہ:

اوجھڑی کھا جائے، لیکن خفی اور رحمۃ اللہ علیہ (W) سے بھی) وہ کہتے ہیں؛
 ① جناب عبدالحی لکھنوی خفی کہتے ہیں ”اوجھڑی کا کھا“ (وہ ہے۔“

(مجموع الفتاویٰ: 297/2: 298)

② جناب احمد رضا، Wی کہتے ہیں ”اوجھڑی کا کھانا“ وہ ہے۔“

(ملفوظات: جز 4، ص 358)

بعض لوگوں نے حلال جانور میں 22 چیزیں (وہی حرام قرار دے رکھی ہیں۔

کردے کے* رے میں جناب رشید احمدؒ ہی دیوبندی کہتے ہیں:

”بعض (حنفی فقہ کی) روایت میں کردہ کی کراہت لکھتے ہیں اور کراہت تنزیہ پا محمول کرتے ہیں۔“

(تذکرۃ الرشید: جزء 1، ص 148)

ہم کہتے ہیں اوجھڑی اور کردے کے (وہ ہونے پا کیا دلیل ہے؟

جناب احمد رضا خان، Wی لکھتے ہیں؛

”ہمارے امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن * \$ (رحمۃ اللہ علیہ) (المتوفی ۱۸۰ھ) نے فرمایا: خون تو بحکم قرآن

حرام ہے اور * قی چیزیں میں (وہ سمجھتا ہوں۔“

(فتاویٰ رضویہ: جلد 20، ص 234)

ع یہ ہوائی کسی دشمن نے اڑائی ہوگی۔

امام ابو حنیفہ سے یہ قول * سند صحیح * \$ کریں ورنہ تسلیم کریں کہ یہ امام صا # پا صریح جھوٹ ہے، دلائل

سے تہی دے لوگوں سے ایسی * توں کا صدور بعید از عقل نہیں۔

الحاصل:

حلال جانوروں میں ذبح کرتے وقت بہتے خون کے علاوہ کوئی بھی عضو (وہی حرام نہیں۔

